جو شخص حروف کے درمیان فرق نہ کرسکے ایسے کو امام بنانا کیسا؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی شخص کی قراءت درست نہ ہو، حروف کے درمیان فرق نہ کرتا ہو، تو کیا اس کو امام بنا سکتے ہیں؟

سائل: بشر جاوید (فیصل آباد)

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قراءت کا معنیٰ یہ ہے کہ ہر حرف کو اس کے مخرج (اس کی اپنی جگہ) سے اس طرح ادا کیا جائے کہ وہ دوسرے حرف سے ممتاز و جدا ہو جائے۔ جو اس طرح کی قراءت نہ کرسکتا ہو اسے امام بنانا ہرگز جائز نہیں۔

قراءت کی تعریف کے متعلق صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے۔" (بہار شریعت جلد 1، حصہ 3، صفحہ 511، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

درست قراءت کرنا، فرض ہے، چنانچہ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "بلاشبہ اتنی تجوید جس سے تصحیح حروف ہو اور غلط خوانی سے بچے، فرض عین ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 343، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

درست قراءت نہ کرنے کے سبب معنیٰ فاسد ہو گیا، تو نماز بھی فاسد ہو جائے گی، چنانچہ درمختار میں ہے: "ولو زاد کلمۃً أو نقص کلمۃً أو نقص حرفاً، أو قدمه أو بدله بآخر... لم تفسد مالم یتغیر المعنی" ترجمہ: اگر کسی شخص نے قراءت کے دوران کوئی کلمہ بڑھا دیا یا کم کر دیا یا حرف کم کر دیا یا مقدم کر دیا یا کسی دوسرے حرف سے بدل دیا، تو جب تک معنیٰ فاسد نہ ہو، نماز فاسد نہیں ہوگی (اور اگر معنیٰ فاسد ہو گیا، تو نماز نہیں ہوگی)۔ (درمختار، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 632، 633، مطبوعہ بیروت)

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "و کذا من لا یقدر علی التلفظ بحرف من الحروف کالرھمن الرھیم، واشیتان الرجیم والآلمین، وایاک نأبد، وایاک نستئین، السرات، انأمت فکل ذلک حکمہ ما مر من بذل الجھد دائما والا فلا تصح الصلاۃ بہ" ترجمہ: اسی طرح (صحیح قرات کرنے والا اس شخص کی بھی اقتداء نہیں کرسکتا) جو کسی حرف کو ادا کرنے پر قادر نہ ہو جیسے الرھمن الرھیم، و اشیتان الرجیم، الآلمین، وایاک نأبد، وایاک نستئین، السرات، انأمت '' پڑھے تو ان تمام صورتوں میں اگر کوئی ہمیشہ درست ادائیگی کی کوشش کرتا ہے تو (اس کی اپنی) نماز درست ہوگی، ورنہ نماز درست نہ ہوگی۔ (ردالمحتار، جلد 1، صفحہ 582، مطبوعہ بیروت)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: "سوم: جو حروف و حرکات کی تصحیح ا ع، ت ط، ث س ص، ح ہ، ذ ز ظ وغیرہا میں تمیز کرے غرض ہر نقص و زیادت و تبدیل سے کہ مفسد معنی ہو احتراز یہ بھی فرض ہے اور علی التفصیل فرائض نماز سے بھی ہے کہ اسکا ترک مفسد نماز ہے جو شخص قادر ہے اور بے خیالی یا بے پروائی یا جلدی کے باعث اسے چھوڑتا ہے یا سیکھے تو آجائے مگر نہیں سیکھتا، **ہمارے ائمہ کرام مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اس کی نماز باطل اور اس کی امامت کے بطلان اور اسکے پیچھے اوروں کی نماز فاسد ہونے میں تو کلام ہی نہیں۔**" (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 281، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال ہوا کہ ایک امام الحمد و الرحمن و الرحیم کو الھمد و الرہمان و الرھیم پڑھتا ہے، تو آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: "اُسے امام بنانا ہرگز جائز نہیں اور نماز اس کے پیچھے نادرست ہے کہ اگر وہ شخص ح کے ادا پر بالفعل قادر ہے اور باوجود اس کے اپنی بے خیالی یا بے پروائی سے کلمات مذکورہ میں ھ پڑھتا ہے۔ تو خود اس کی نماز فاسد و باطل، اوروں کی اسکے پیچھے کیا ہوسکے، اور اگر بالفعل ح پر قادر نہیں اور سیکھنے پر جان لڑا کر کوشش نہ کی تو بھی خود اس کی نماز محض اکارت، اور اس کے پیچھے ہر شخص کی باطل، اور اگر ایک ناکافی زمانہ تک کوشش کر چکا پھر چھوڑ دی جب بھی خود اس کی نماز پڑھی بے پڑھی سب ایک سی، اور اُس کے صدقے میں سب کی گئی اور برابر حد درجہ کی کوشش کئے جاتا ہے مگر کسی طرح ح نہیں نکلتی تو اُس کا حکم مثل اُمّی کے ہے کہ اگر کسی صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نماز مل سکے اور اقتداء نہ کرے بلکہ تنہا پڑھے تو بھی اسکی نماز باطل، پھر امام ہونا تو دوسرا درجہ ہے اور پر ظاہر ہے کہ اگر بالفرض عام جماعتوں میں کوئی درست خواں نہ ملے تو جمعہ میں تو قطعاً ہر طرح کے بندگان خدا موجود ہوتے ہیں پھر اس

کا اُن کی اقتدا نہ کرنا اور آپ امام ہونا خود اس کی نماز کا مبطل ہوا، اور جب اس کی گئی سب کی گئی۔" (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 253، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9031

تاریخ اجراء: 03 صفر المظفر 1446ھ/09 اگست 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net